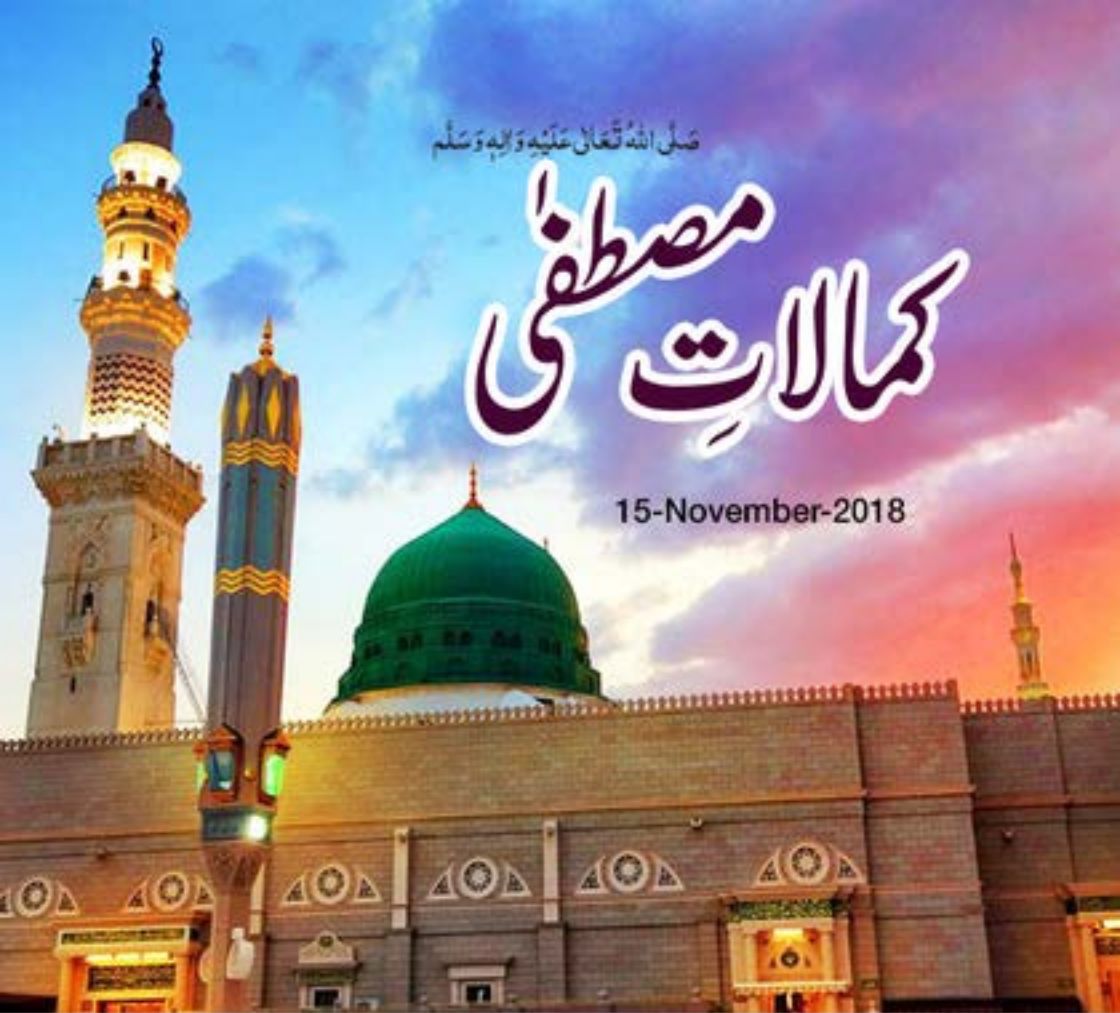


صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

# مصطفیٰ کمالات

15-November-2018



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھر بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط  
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط  
 اَلصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ  
 اَلصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ  
 نَوِيْتُ سُنَّتِ الْعِتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادم کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

## دُرود شریف کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمتِ نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جھٹم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہدائے اکے ساتھ رکھے گا۔ (معجم الاوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۳۵)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتِيَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مُسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱/۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

ایک مدنی پھول: (۱) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیانِ سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سُنُّو گاہ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گاہ ضرورتاً سَمَتْ سرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گاہ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گاہ گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گاہ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اذْکُرُوا اللہ، تُوْبُوْا اِلٰی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گاہ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گاہ۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم کلماتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق بیانِ سننے کی سعادت حاصل کریں گے، اولاً ہم سنیں گے کہ مختصر سا کھانا چودہ سو (1400) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کیسے کافی ہو گیا؟ اور مُردہ بکری کیسے زندہ ہوئی؟ معجزہ کسے کہتے ہیں، کرامت کیا ہوتی ہے ان کی تعریفات بھی سنیں گے، یہ بھی سنیں گے کہ اللہ پاک نے ہمارے نبی پاک، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی عزّت و عظمت عطا فرمائی ہے، اس کے ساتھ ساتھ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کے لیے برکت کی دعا ارشاد فرماتے تو اس کی

کیسی برکتیں ظاہر ہوتیں، اس بارے میں بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ اور دلجمعی کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بکری کان جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی!

مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ خندق کے موقع پر) خندق کھودتے وقت اچانک ایک ایسی چٹان نمودار ہو گئی جو کسی سے نہ ٹوٹی تھی۔ جب ہم نے بارگاہ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھے، تین دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَسْتِ مُبَارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بھر بھرے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، الحدیث: ۴۱۰۱، ۵۱/۳) ایک اور روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس چٹان پر تین مرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضرب پر اُس میں سے ایک روشنی (Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شام و ایران اور یمن کے شہروں کو دیکھ لیا اور ان تینوں ملکوں کے فتح ہونے کی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بشارت دی۔ (المواہب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق... الخ، ۳/۳)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبی اکرم، رسول محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شکم اقدس (پیٹ مبارک) پر پتھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اجازت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں نے نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس قدر شدید بھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صبر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جو کے سوا کچھ بھی نہیں، میں نے کہا

کہ تم جلدی سے اُس جو کو پیس کر گوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پکلا ہوا ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زوجہ سے کہا کہ جلد از جلد سالن اور روٹیاں تیار کر لو، میں حضور ﷺ کو بلا کر لاتا ہوں، چلتے وقت زوجہ نے کہا: دیکھو! آقا ﷺ کے علاوہ صرف چند ہی اصحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لا کر مجھے رُسوا (Disgrace) مت کر دینا۔

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے خُندَق پر آکر آہستگی سے عَزَّوَجَلَّ کیا: یا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناول فرمائیں، یہ سُن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے خُندَق والو! جابر نے دَعْوَتِ طَعَام (کھانے کی دعوت) دی ہے، لہذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چنانچہ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لعاب دُھن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لعاب دُھن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہ عَنْہُ کی اہلیہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شروع کیا، ایک ہزار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے آسودہ ہو کر کھانا کھا لیا مگر گوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اتنا ہی رہا اور ہانڈی چولھے پر بدستور جوش مارتی رہی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق... الخ، الحديث: ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: واللہ! یہ ہماری دُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (الخصائص الکبریٰ، ۲/۱۱۲)

مُردوں کو جلاتے ہیں روتوں کو ہنساتے ہیں  
آلامِ مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں  
سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں  
سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں  
(فیضانِ سنت، ص ۳۵۰)

☆ مرحبا یا مُصْطَفٰی ☆ مرحبا یا مُصْطَفٰی ☆ مرحبا یا مُصْطَفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمالاتِ مصطفیٰ کی جھلک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو بمشکل پچاس ساٹھ (50/60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا سامان بن سکتا ہے۔ لیکن نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی، یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کئی کمالات کی جامع ہے۔



مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس حدیث پاک کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، آئیے! اس میں سے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں: ☆ جن افراد نے کھانا کھایا ان کی تعداد 1400 (چودہ سو) تھی۔ ان میں سے ایک ہزار تو خندق کھودنے والے تھے اور 400 (چار سو) وہ حضرات تھے، جو بعد میں بچے کچے رہے، جو مدینہ منورہ کے گھروں، بازاروں وغیرہ میں تھے، مدینہ منورہ کے بچے عورتیں بھی اس دعوت میں شامل کر لی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اس برکت والے کھانے سے مشرف ہوئے۔ ☆ حضور پُر نور، بے چین دلوں کے سُرور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سب کی دعوت کر دی، اس دن لنگر حضور کا تھا گھر حضرت جابر کا، لہذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کر لینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا ان کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہذا حضرت جابر کی بغیر اجازت تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب کو دعوت دے دی۔ ☆ حضرت جابر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمام آدمیوں کو دعوت دینے اور ان میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی حیرانی ملاحظہ فرمائی اور تسکین (Console) دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں اللہ فضل کرے گا جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اتنا کرنا کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا تماشا دیکھنا۔ ☆ اس واقعہ میں حضور انور، شاہِ بحر و بر (صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لعاب شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت و برکت، شوربے کے پانی میں برکت، شوربے کے نمک مرچ مصالحہ گھی میں برکت و کثرت، آٹے میں برکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اس میں برکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوت و طاقت ورنہ اتنی بڑی جماعت کی دعوت کے

لیے کئی من گوشت لکڑیاں آنا چاہیے بہت پکانے والے اور بہت تنور چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ☆ (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا سے پانی کے 12 چشمے پتھر (Stone) سے پھوٹے، یہاں حضور اکرم، نور مجسم (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لُعب سے ہانڈی سے بوٹیوں شور بے کے چشمے پھوٹے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۷۷۱ تا ۷۷۲ ملتقطاً)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بَطحا تیرا  
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا  
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا  
آسمانِ خَوان، زمیں خَوان، زمانہ مہمان  
نہیں سُنّا ہی نہیں مانگنے والا تیرا  
تارے کھٹتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا  
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا  
صاحب خانہ لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا  
(حدائقِ بخشش، ص: ۱۵، ۱۶)

اشعار کی وضاحت: اے سردارِ مکہ مکرمہ! آپ کی سخاوت و مہربانی کے بھی کیا کہنے! جو سائل بھی آپ کے در پر آیا اُس نے آپ کی زبانِ اقدس سے کلمہ شریف کے علاوہ کبھی لفظ ”لا“ (نہیں ہے) نہ سُنّا۔  
✽ یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی سخاوت کی آبشاروں کا ایک قطرہ موجیں مارتے ہوئے دریا کی طرح ہے اور آپ کے عطا کردہ ذرّے کی چمک سے سخاوت کے تارے روشن ہو گئے۔ ✽ اے جنتی نہرِ تسنیم کے مالک! آپ کی عطا بھی بڑی نرالی ہے، آپ کا دریا ئے فیض تو پیاسوں کو تلاش کر کے ان کی پیاس بجھاتا ہے۔ ✽ تمام جہانوں کی پیدائش آپ کے لئے ہے، آپ سب کے مالک و مختار و صاحب خانہ ہیں، زمین و آسمان و سترِ خوان اور تمام مخلوق مہمان ہے۔

☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے ☆ مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## معجزہ کی تعریف

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ معجزے کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ کام جس کے مقابلہ سے بلکہ اس کی سمجھ سے مخلوق عاجز ہو اسے ”معجزہ“ کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب و غریب خلافِ عادت کام ہے جو نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٰ نبوت سے پہلے جو (خلافِ عادت کام) نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو اسے ”ارہاس“ کہتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو، اُسے ”کرامت“ کہتے ہیں۔ عام مومنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو، اُسے ”مُعَوْنَت“ کہتے ہیں۔ اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ (عجیب و غریب کام) ظاہر ہو اسے ”اِسْتِزْراج“ کہتے ہیں۔ مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں: سارے نبیوں کے معجزے قصے (Parables) بن گئے، ہمارے حضور کے بہت سے معجزے تاقیامت دیکھنے میں آئیں گے، ذکرِ کثیر، محبوبیتِ قرآنِ مجید، پتھروں، جانوروں پر حضور کا نام کندہ ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حضور کے اولیاء اللہ، ان کی کرامتیں حضور کے زندہ معجزے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۶۲ ملخصاً)

## جامعُ المعجزات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعْجَزَاتِ نبی کی نُبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لہذا اللہ پاک نے ہر نبی کو اس دور کے ماحول اور اس کی اُمت کے مزاجِ عقل و فہم (سوچنے سمجھنے کی صلاحیت) کے مناسب مُعْجَزَات سے نوازا۔ مثلاً حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَوْرِ نُبُوَّت میں چُونکہ جادو (Magic) کے ذریعے کارنامے اپنی ترقی کی اعلیٰ ترین مَزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ پاک نے آپ کو ”یَدِ یَسْخَا“ اور ”عَصَا“ کے مُعْجَزَات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادو گروں کے سَاحِرانہ (جادوئی) کارناموں پر اس طرح غلبہ حاصل فرمایا کہ تمام جادو گر سجدہ میں گر پڑے اور آپ پر ایمان لائے۔ اسی طرح

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں علمِ طب انتہائی ترقی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دور کے طبیبوں یعنی ڈاکٹروں نے بڑے بڑے امراض کا علاج کر کے اپنی فنی مہارت سے تمام انسانوں کو مسخوّر (اپنے قابو میں) کر رکھا تھا، اس لئے اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مادرِ زاد آندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینے اور مردوں کو زندہ کر دینے کا معجزہ عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ علیہ السلام کے دور کے اطباء (یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اڑ گئے اور وہ حیران رہ گئے، بالآخر انہوں نے ان معجزات کو انسانی کمالات سے بالاتر مان کر آپ کی نبوت کا اقرار کر لیا۔ الغرض ہر نبی کو اس دور کے ماحول کے مطابق اور اس کی قوم کے مزاج اور ان کی طبیعت کے مناسب کسی کو ایک، کسی کو دو، کسی کو اس سے زیادہ معجزات عطا ہوئے، مگر نبی آخر الزماں، سرورِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مقدّسہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدّس زندگیوں کا خلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا عطر (یعنی نچوڑ) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں ایک عالمگیر اور ابدی دین لے کر تشریف لائے اور عالم کائنات میں اولین و آخرین کی تمام اقوام اور ملتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدّس دعوت کی مخاطب تھیں، اس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مقدّسہ کو انبیائے سابقین کے تمام معجزات کا مجموعہ (Collection) بنا دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قسم قسم کے ایسے بے شمار معجزات سے سرفراز فرمایا، جو ہر طبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اہلِ مذاہب کے مزاجِ عقل و فہم کے لئے ضروری تھے۔ یعنی اللہ پاک نے تمام نبیوں کے سردار، محبوبِ غفار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ایسے معجزات عطا فرمائے جو ہر قوم بلکہ اسلام کے

علاوہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے مزاج اور سوچ کے بھی مطابق تھے۔ (سیرتِ مُصطفیٰ ص ۷۱۲ تا ۷۱۳، لمخفا و ملتقطاً)

اس کے علاوہ بے شمار ایسے مُعْجَزَات سے بھی اللہ پاک نے اپنے آخری پیغمبر، شَفِیعِ مَحْشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ممتاز فرمایا، جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُصَاص کھلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ کمالات و مُعْجَزَات ہیں، جو کسی اور نبی و رَسول کو عطا نہیں کئے گئے۔ (سیرتِ مُصطفیٰ، ص ۸۲۰ ملخصاً) لہذا ہمارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات وہ ذات ہے جس میں تمام معجزات کو جمع کر دیا گیا۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! غمخوارِ اُمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمت پر سے شفقت و محبت ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کی گہرائی اور کنارے کا ہم میں سے کسی کو بھی علم نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمت سے محبت و شفقت کا بیان قرآن کریم میں بھی موجود ہے، چنانچہ پارہ 11 سورہ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پ ۱۱، التوبہ ۱۲۸)

آئیے! اُمت پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حرص اور شفقت کی ایک ایمان افروز جھلک سنتے

ہیں، چنانچہ

## اُمت کے لئے دُعائیں

حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے تین (3) سوال عطا فرمائے، میں نے دوبار (تو دنیا میں) عرض کر لی: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ مَتَّيْ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ مَتَّي“ اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما۔ ”وَاٰخِرُتُ الثَّالِثَةِ لِيَوْمِ يُدْعَبُ اِلَى الْخَلْقِ كُلُّهُمْ حَتَّى اِبْرٰہِیْمُ“ اور تیسری عرض اس دن کے لیے اُٹھا رکھی، جس میں مخلوقِ الہی میری طرف نیاز مند ہوگی، یہاں تک کہ (اللہ پاک کے خلیل) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی میرے نیاز مند ہوں گے۔

یاد رہے! تمام مخلوقات میں حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے اور وہ بھی سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ کرم کے طالب ہو گئے۔ (مسلم، کتابِ صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان ان القرآن علی سبعة۔۔ الخ، ص ۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴ ملقطاً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اے گنہگارِ اُمت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ کمالِ رافت و رحمت (زری و رحمت کی انتہا) اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الہی سے تین (3) سوال حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہو گا۔ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ان میں کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صرف فرمادیئے، دو (2) سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اُٹھا رکھا (یعنی آخرت کے لئے باقی رکھ لیا)، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ، رؤف و رحیم آقائے اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہو گا۔ قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا! ہر گز ہر گز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے (The only son) پر کبھی بھی اتنی مہربان نہیں، جس قدر وہ اپنے ایک اُمتی پر مہربان ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۵۸۳)

روتا ہے جو راتوں کو اُمت کی محبت میں وہ شافعِ محشر ہے سردارِ مدینے کا  
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے غمِ خوار ہے، سادہ ہے مختارِ مدینے کا  
(وسائلِ بخشش مرم، ص ۱۸۰)

☆ مرحایا مُصطفیٰ ☆ مرحایا مُصطفیٰ ☆ مرحایا مُصطفیٰ ☆ مرحایا مُصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے کتنی محبت فرماتے ہیں، لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت  
کریں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی سنتوں پر عمل کی  
ترغیب دلائیں۔ اللہ کریم ہم سب کو سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جملہ کمالات، تمام محاسن (یعنی تمام اچھائیاں)، جمیع اوصاف اور  
سارے کے سارے مُعْجَزَات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں مَوْجُوْد ہیں۔ تمام انبیائے کرام  
پر آپ کی افضلیت کو قرآنِ پاک میں بھی بیان کیا گیا۔

تَرْجَمَہٗ کُنْزُ الْاٰیْمَان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان  
میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے  
اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر  
درجوں بلند کیا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ  
مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ  
دَرَجٰتٍ ۚ (پ ۳، البقرة: ۲۵۳)

تفسیر صراطِ الجنان جلد 1 صفحہ 379 پر اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: ☆ جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے انہیں درجوں بلندی عطا فرمائی اس سے مراد ہمارے آقا و مولا، لطباء و ماویٰ، حضور پُر نور، سید الانبیاء، جنابِ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ ☆ آپ کو کثیر درجات کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت عطا فرمائی۔ ☆ اس جگہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کا ذکر نہ فرمانا بھی آپ کی بلندیِ شان کے لیے ہے۔ اس طرح کہ بتانا مقصود ہے کہ جب بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت کا ذکر کیا جائے تو کسی اور طرف گمان نہ جائے بلکہ صرف حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات ہی ذہن میں آئے۔ ☆ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فائق و افضل ہیں اور ان میں آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ درجوں بلند کیا اور ان درجوں کا کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذکر نہیں فرمایا گیا تو اب ان درجوں کی کون حد لگا سکتا ہے۔ ☆ آپ کو ملنے والے خصائص میں سے کچھ یہ ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت عامہ ہے یعنی تمام کائنات آپ کی اُمت ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نبوت ختم کی گئی۔ آپ کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ معجزات عطا فرمائے گئے۔ آپ کی اُمت کو تمام اُمتوں پر افضل کیا گیا۔ حوضِ کوثر، مقامِ محمود، شفاعتِ کبریٰ آپ کو عطا ہوئی۔ شبِ معراج خاصِ قُربِ الہی آپ کو ملا۔ اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (مدارک، البقرة، تحت الآية: ۲۵۳، ص ۱۳۰-۱۳۱، جمل، البقرة، تحت الآية: ۲۵۳، ۱/۳۱۰، خازن، البقرة، تحت الآية: ۲۵۳، ۱/۱۹۳-۱۹۴، بیضاوی، البقرة، تحت الآية: ۲۵۳، ۱/۵۴۹-۵۵۰، ملقطاً)



سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کتنے پیارے انداز میں شانِ مصطفیٰ اَوْصَافِہِ  
مصطفیٰ کو اپنے مجموعہ کلام میں لکھتے ہیں:

سب سے اوّلیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی      سب سے بالا و والا ہمارا نبی  
اپنے مَوَلّیٰ کا پیارا ہمارا نبی      دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی  
بُجھ گئی جس کے آگے سبھی مُشغَلِیں      شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی  
خَلْق سے اولیا اولیا سے رُسُل      اور رُسُلوں سے اعلیٰ ہمارا نبی  
مُلکِ کَوْنِیں میں انبیا تاجدار      تاجداروں کا آقا ہمارا نبی  
کیا خُب کتنے تارے کھلے چُھپ گئے      پر نہ دُوبے نہ دُوبا ہمارا نبی  
(حدائقِ بخشش، ص: ۱۳۸، ۱۳۹)

اشعار کی وضاحت: ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اُوچے اور بلند مرتبے والے ہیں۔ ﴿ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ربِّ کریم کو بہت پیارے ہیں اور ایسے دُولہا ہیں جن کے دونوں جہاں باراتی ہیں۔﴾ نبیوں کے سلطان، شہنشاہِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شریعت کی ایسی روشن شمع لے کر تشریف لائے کہ اس کے آنے سے گزشتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شریعتوں کو بجھا دیا یعنی ان کو منسوخ کر دیا۔ ﴿اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اٰجَمِیْنَ تمام مخلوق سے افضل ہیں، انبیا اور رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام، اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اٰجَمِیْنَ سے افضل ہیں اور ہمارے نبی، سچے نبی تمام رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بھی افضل ہیں۔﴾ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دونوں جہاں کے تاجدار یعنی بادشاہ ہوتے ہیں اور ان تمام بادشاہوں کے بادشاہ ہمارے مکی مدنی آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہیں۔ ❀ کتنے ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام آسمانِ نبوت پر اپنے اپنے دور میں ستاروں کی طرح چمکتے رہے اور جب ان کی مدت ختم ہو گئی تو چھپ گئے مگر رحمتِ کو نین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانِ نبوت پر ایسے سورج بن کر چمکے جو نہ پہلے کبھی دُوبا ہے نہ آئندہ دُوبے گا۔

☆ مرحایا مُصْطَفٰے ☆ مرحایا مُصْطَفٰے ☆ مرحایا مُصْطَفٰے ☆ مرحایا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اختیار اور قوت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے اُننگی کے اشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے، ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے دُعا فرمائی تو دُوبا سورج پلٹ آیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ پانی میں پتھر کو تیرا دیں ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے لکڑیاں بلب کی مانند روشن فرما دیں۔ ”اللہ پاک کی عطا سے“ لعابِ دہن (یعنی تھوکِ مبارک) ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیا۔ ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے تو اُننگیوں سے پانی کے چشمے بہا دیے، ”اللہ پاک کی عطا سے“ شجر و حجر سے کلام کیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ تھوڑا سا دودھ ستر (70) آدمیوں کو کافی ہو گیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کفایت کر گیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ کی برکت سے جانور انسانی بولی بولنے لگے، الغرض! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے اختیارات عطا فرمائے۔ آئیے! حصولِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ محبتِ رسول، اُلفتِ رسول، عشقِ رسول بڑھانے کی نیت سے چند مزید معجزاتِ رسول سنتے ہیں:

کھانے میں برکت ہو گئی:

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ہم ایک بار جنگی سفر میں نبی کریم، رَعُوْفُ رَحِیْمُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور زارِ راہ تقریباً ختم ہو چکا تھا، جب بھوک کی شدت نے تنگ کیا تو لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بات کی اجازت (Permission) طلب کی کہ ”بعض سواریاں ذبح کر لی جائیں تاکہ کچھ تو بھوک کم کی جاسکے۔“ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب یہ دیکھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اس بات کی اجازت دینے ہی والے ہیں تو انہوں نے آگے بڑھ کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم اپنی سواریاں ذبح کر کے کھانا شروع کر دیں تو دشمن کے سامنے ہم بھوکے اور بغیر سواریوں کے ہوں گے۔“ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں مسلمانوں کی خیر خواہی سے بھرپور مشورہ دیتے ہوئے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا مشورہ یہ ہے کہ تمام لشکر والے ایسا کریں کہ جس کے پاس جو کچھ بھی تھوڑا بہت کھانے کے لیے کچھ بچا ہوا ہے، وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر کر دے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کھانے کے ڈھیر پر برکت کی دعا فرمادیں تو اللہ پاک آپ کی دعا سے اس کھانے میں ایسی برکت پیدا فرمادے گا کہ وہ کھانا ہم سب کے لیے کافی و وافی ہو گا۔“ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مشورہ بہت ہی پسند آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس مشورے کی موافقت فرماتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا تھا، سب نے بارگاہِ رسالت میں لا کر پیش کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ”فَجَبَعَهَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ثُمَّ قَامَ فَدَعَا مَا شَاءَ اللہُ اَنْ یَدْعُو لِعِنِ مِیْثَیْہِ مِیْثَیْہِ آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے ان تمام اشیاء کو ایک جگہ جمع کر دیا، پھر کھڑے ہوئے اور اس پر اللہ پاک کی مرضی سے جو دعا فرمائی تھی، فرمادی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لشکر کے تمام لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا کہ اپنے اپنے برتن اس سے بھر لیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ: ”فَمَا بَقِيَ فِي الْجَبِشِ وَعَاءٌ إِلَّا مَلَأُوهُ وَبَقِيَ مِثْلُهُ یعنی لشکر میں موجود تمام کے تمام برتن اس سے بھر گئے اور وہ کھانا ویسا ہی رہا، اس میں بھی کچھ کمی نہ آئی۔“ یہ دیکھ کر حضور نبی کریم، رُؤُفٌ رَّحِيمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ ارشاد فرمایا: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَا يَكْفِي اللَّهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا إِلَّا حُبَّتْ عَنْهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ دونوں کلمات پڑھنے والا کل بروز قیامت اللہ پاک سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور دوزخ کے مابین ایک آڑ (Barrier) قائم کر دی جائے گی۔ (مسند احمد، حدیث ابی عمرۃ الانصاری، ۲۶۴/۵، حدیث: ۱۵۴۴۹)

کَوْنِینَ بنائے گئے سرکار کی خاطر کَوْنِینَ کی خاطر تمہیں سرکار بنایا  
سُنْجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خُدا نے مَجْبُوب کیا مالک و مُخْتَار بنایا  
(ذوقِ نعت، ص: ۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**مختصر وضاحت:** یعنی دنیا و آخرت کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے اور ان کی خاطر ہی آپ کو مالکِ کریم نے مالک و سردار بنایا ہے۔ اللہ کریم نے آپ کے قبضے میں اپنے خزانوں کی چابیاں عطا فرمادی ہیں، یہی نہیں بلکہ رب کریم نے آپ کو اپنا محبوب اور مالک و مختار بنا دیا ہے کہ جسے چاہیں، جب چاہیں اور جو چاہیں وہ عطا فرما سکتے ہیں۔

☆ مرحبا مُصطفیٰ ☆ مرحبا مُصطفیٰ ☆ مرحبا مُصطفیٰ ☆ مرحبا مُصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے جہاں رسولِ کریم، رُوفِ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کی برکتیں معلوم ہونیں، وہیں امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے طرزِ عمل سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کی کوشش کرنی چاہیے۔

خیر خواہی کیجئے

افسوس! آج ہمارے معاشرے میں خیر خواہی کا جذبہ خیر بھی دم توڑتا نظر آ رہا ہے۔ حالانکہ ہمارا دین ”دینِ اسلام“ انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے کہ غیر مسلموں کو امن و سلامتی والے دین کو قبول کرنے اور مسلمانوں کو احترامِ مسلم کرنے کا درس دیتا۔ ایک دوسرے کی بھلائی چاہنا اور خیر خواہی کرنا، اس کی تعلیمات کا سنہری باب ہے۔ رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی خوب ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ حضرت تمیم داری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ دینِ خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کی: کس کی؟ فرمایا: اللہ کی، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کے اماموں اور عوام کی۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحہ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خیر خواہی کے مفہوم میں بڑی وسعت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ”ہر مسلمان کی خیر خواہی“ یہ ایک ایسا عمل خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اس تعلیمِ نبوت کو حرزِ جان بنا کر اس پر عمل شروع کر دے تو ایک دم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کاپی لٹ جائے اور ”مسلم معاشرہ“ آرام و راحت اور سکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ

بن جائے کہ دنیا ہی میں بہشت (جنت) کے سکون و اطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ (منتخب حدیثیں، ص: ۲۳۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** لفظ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے، مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ان کی مالی مدد کرنا، ان کی پریشانی دُور کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، انہیں کھانا کھانا، انہیں آرام و سکون مہیا کرنا، ان کی ضروریات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروادینا، بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ”یا شیخ اپنی اپنی دیکھ“ کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں، یادین سے دُور ہیں، ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ وہ لوگ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے، ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں، ہم نے کبھی اس پر غور کیا؟ ☆ ہمارے جاننے والوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ ہمارے پڑوسیوں (Neighbours) کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆ کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اب تو بد قسمتی سے نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر دو افراد میں لڑائی ہو جائے تو تیسرا ان کو چھڑانے کے بجائے ویڈیو یا تصاویر اس بُری نیت کی وجہ سے بنا رہا ہوتا ہے کہ اسے سوشل میڈیا (Social Media) پر وائرل (Viral یعنی بہت زیادہ عام) کروں گا۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ احترامِ مسلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے دونوں کو نرمی و محبت سے سمجھا کر اس معاملے کو ٹھنڈا کر تا۔ اے کاشش! ہر مسلمان کی عزت کے تحفظ کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ



مسلمان کی عظیم ترین خیر خواہی، دین میں اس کی خیر خواہی کرنا ہے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم اپنے اہل و عیال، والدین و رشتہ دار، پڑوسیوں اور شرکائے کاروبار کے دینی معمولات میں بھی خیر خواہ ہیں کہ نہیں؟ بے نمازیوں کو نمازی بنانے، قرآن کریم غلط پڑھنے والوں کی درستی کے اسباب بنانے، جو فرائض و واجبات، سنن و مستحبات سے دُور ہیں، ان کی اصلاح کرنے میں ہمارا کیا کردار ہے؟۔ یقیناً اچھی نیتوں کے ساتھ مسلمانوں کی خستہ حالی دور کرنا کارِ ثواب ہے جبکہ شریعت کے دائرے میں رہ کر کی جائے، لیکن اس کا فائدہ سامنے والے مسلمان کو دنیا ہی میں حاصل ہو گا اور اگر اس کی دین میں مدد کی جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دنیا کے ساتھ ساتھ دین و آخرت کی بھی بہتری ہوگی۔

یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے، وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آئیے! اپنے اندر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ ﷺ کی ذکھیری اُمت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (2) فرامین مصطفیٰ ﷺ کو یاد رکھیں، چنانچہ

## خیر خواہی کے فضائل

❖ ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (مسند احمد

بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳، ملقطا)

❖ ارشاد فرمایا: مومن اس وقت تک اپنے دین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (فردوس الاخبار للذیلی، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

اُمتِ محبوب کا یارب بنا دے خیر خواہ      نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۳۳)

☆ مرحبا! مُصْطَفٰی ☆ مرحبا! مُصْطَفٰی ☆ مرحبا! مُصْطَفٰی ☆ مرحبا! مُصْطَفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدرسۃ المدینہ بالغان“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خیر خواہی کا جذبہ پانے، بدخواہی کی بُری عادت چھڑانے، عشقِ نبی کی شمع کو سینوں میں سجانے اور اپنے باکمال و بے مثال آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر چلنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے اور اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت (Time) ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کے لئے بھی نکالنے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنْ مدنی کاموں میں شُغُوْلِیَّت کی بَرَکَت سے ہم نفلِ عبادات بجالانے کے عادی بن جائیں گے، فرائض و واجبات اور سُنَن و مُسْتَحَبَّات پر عمل کا جذبہ ملے گا، نیکی کی دعوت دینے والی سُنَّت پر عمل کا موقع ملے گا، عاشقانِ رسول کی صحبتِ مُیَسَّرہ آئے گی، نیک اعمال پر استقامت نصیب ہوگی۔

یاد رہے! 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام ”مدرسۃ المدینہ بالغان“ میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ☆ مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے دُرُسْت قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆ مدرسۃ المدینہ بالغان نماز، وضو اور غُسل وغیرہ کے بعض ضروری احکام اسلامیہ سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆ مدرسۃ المدینہ بالغان میں حاضری کی بَرَکَت سے اچھی صحبتِ مُیَسَّر آتی ہے، ☆ مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆ مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے علمِ دین کی دولت نصیب ہوتی ہے، ☆ مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے، ☆ مدرسۃ المدینہ بالغان کی بَرَکَت سے اچھے اخلاق اپنانے کا موقع

مِلتا ہے، ☆ مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغُلَان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا ہے کہ عام طور پر مساجد میں ہی اس کی ترکیب ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغُلَان کی بَرَکت

بابُ الْمَدِينَةِ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جنہوں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک (Matric) پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جانے لگے۔ ان کا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ان کے علاقے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اکثر بڑی محبت سے ان سے ملا کرتے اور عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور اس ماحول کو اپنانے کی ترغیب دیتے۔ ان کے محبت بھرے مدنی انداز سے یہ اسلامی بھائی متاثر تو بہت ہوئے مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کر پائے۔ بالآخر ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغُلَان میں وہ شرکت کرنے لگے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُرست قرآن پڑھنا سیکھ گئے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی وہ اسلامی بھائی شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے مرید ہو کر ”عطاری“ بن گئے۔ کم و بیش 8 سال تک وہ اسلامی بھائی مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغُلَان میں قرآنِ کریم صحیحِ مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتے رہے۔ اس دوران انہوں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی اور پھر انہوں نے 1996ء میں درسِ نظامی کرنا شروع کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 2003ء میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکے تھے۔ پیر و مرشد کی شفقت سے مجلس تحقیقاتِ شرعیہ کے رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ دارالافتاء اہلسنت میں بطور مفتی و مصدق (مفتیانِ کرام کے تحریر کردہ فتاویٰ جات کی تصدیق کرنے) کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے رب غفار مدینے کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدرستہ المدینہ بالغان پڑھاتے پڑھاتے توجہ مُرشد کی برکت سے کالج (College) میں پڑھنے والے اسلامی بھائی مفتی و مصدق بن گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عموماً بعد نمازِ عشاء ہزار ہا مدرستہ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سنتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔ آئیے! ہم بھی نیت کرتے ہیں کہ اگر ہم قرآنِ کریم نہیں پڑھے ہوئے تو مدرستہ المدینہ بالغان میں پڑھنے اور اگر پڑھے ہوئے ہیں تو پڑھانے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (فیضانِ امیرِ اہلسنت، ص 26)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مدرستہ المدینہ بالغان کا رسالہ بھی مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے۔ اس رسالے میں قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل، تربیت کی اہمیت، درست قرآنِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم، مدرستہ المدینہ بالغان کے 7 مدنی پھول، مدرستہ المدینہ بالغان کی مدنی بہاریں، مدرستہ المدینہ

بالغان کی تعداد بڑھانے کا طریقہ، آداب مسجد، مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول اور اس کے علاوہ کئی مدنی پھول بیان کئے گئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ملک بھر میں کم و بیش اٹھارہ ہزار پانچ سو تریسٹھ (18563) مدرسۃ المدینہ بالغان لگائے جا رہے ہیں۔ جن میں کم و بیش ایک لاکھ بارہ ہزار تین سو اسی (112380) عاشقانِ رسول فی سبیل اللہ تعلیم قرآن حاصل کر رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خزانے لٹانے والے آقا ﷺ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم معجزات اور کمالاتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق سُن رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سرِ اُپا معجزات ہیں، جتنی کثرت سے معجزات کا صدور آپ سے ہوا اور کسی نبی سے نہیں ہوا۔ احادیثِ طیبہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جب سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ سے تھوڑا سا کھانا کئی افراد کے لیے کئی کئی مہینوں کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ ان واقعات سے اندازہ ہو گا کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب، حبیبِ لیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ جس کے حق میں آپ کے ہاتھ اٹھ جاتے یا جس کے لیے آپ کے مبارک لب جنبش فرماتے دنیا و آخرت کی برکتیں اس کا مقدر بن جاتیں۔

آئیے علمِ دین سیکھنے اور محبتِ مصطفیٰ میں اضافہ کرنے کی نیت سے مزید 3 معجزات سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنَا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے نصف و سق (یعنی تقریباً 120 کلو گرام) جو دے دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کے مہمان (ایک عرصہ تک) وہی جو

کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس شخص نے وہ جو ماپ لئے۔ پھر وہ حضور نبی کریم، رؤف و رحیم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم وہ جو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی، ص ۹۶۳، حدیث ۵۹۴۶)

2. مشہور صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں حضورِ اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کچھ کھجوریں (Dates) لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ان کھجوروں میں برکت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کھجوروں کو اکٹھا کر کے دعائے برکت فرمادی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور تم جب چاہو ہاتھ ڈال کر اس میں سے نکالتے رہو لیکن کبھی توشہ دان جھاڑ کر بالکل خالی نہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان کھجوروں میں سے خود بھی کھاتے، لوگوں کو بھی کھلاتے اور منوں کے حساب سے اللہ پاک کی راہ میں بھی دیتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہمیشہ اس تھیلی کو اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کے دن وہ تھیلی ان کی کمر سے کٹ کر کہیں گر گئی۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب لابی ہریرہ، ۵/۴۵۴، حدیث: ۳۸۶۵)

3. حضرت بی بی اُمّ سلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس ایک بکری تھی۔ انہوں نے اس کے دودھ سے گھی بنا کر ایک مشکیزے میں جمع کیا، جب مشکیزہ بھر گیا تو کنیز کے ہاتھ وہ مشکیزہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں بھیج دیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے ذریعے سالن بنائیں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ان کا مشکیزہ خالی کر کے لوٹا دو۔ خالی مشکیزہ گھر پہنچا اور جب بی بی ام سلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے دیکھا تو بڑی حیران ہوئیں کہ مشکیزہ جوں کا توں بھرا ہوا ہے اور اس سے گھی بھی ٹپک



رہا ہے، کنیز سے پوچھا کہ کیا وہ مشکیزہ سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں نہیں لے گئی؟ اس نے کہا: میں نے ویسے ہی کیا جیسے آپ نے کہا تھا، بھلے آپ خود جا کر تصدیق (Verify) کر لیں۔ حضرت اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بارگاہ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں نے آپ کی خدمت میں گھی کا مشکیزہ بھیجا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، وہ مشکیزہ پہلے کی طرح بھرا ہوا ہے اور اس سے اسی طرح گھی ٹپک رہا ہے۔ تو فخرِ دو عالم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تو اس بات سے تعجب کرتی ہے؟ اللہ پاک نے تجھے کھلایا ہے جس طرح تُو نے اس کے نبی کو کھلایا، کھاؤ اور کھلاؤ۔ اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہتی ہیں: میں گھر آئی اور میں نے اس گھی کو مختلف پیالوں میں ڈال دیا اور کچھ گھی اس مشکیزے میں رہنے دیا جس سے ہم نے ایک یا دو مہینے تک سالن بنایا۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،

کتاب علامات النبوة، باب معجزاتہ فی الطعام وبرکتہ فیہ، ۵۳۳/۸، حدیث: ۱۲۱۲۶)

انہیں خُدا نے کیا اپنے ملک کا مالک  
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے  
سُنو گے لَا نہ زبانِ کریم سے نورِی  
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں  
اِنہی کے قُضے میں رب کے خزانے آئے ہیں  
کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں  
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی چینل دیکھنے کی برکتیں اور ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کا جام پینے کے لئے مدنی چینل دیکھتے رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل دیکھنے کی بہت برکات ہیں، ☆ مثلاً مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے گناہوں بھرے چینلز دیکھنے سے جان چھوٹ سکتی

☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے نماز روزہ وضو غسل اور دیگر فقہی مسائل سیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے خوب خوب سنتیں سیکھنے کو ملتی ہیں ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ سے معمور واقعات سننے کی توفیق ملتی ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دیدارِ امیرِ اہلسنت نصیب ہوتا ہے، ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس حاصل ہوتی ہیں ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے تلاوت، حمد، مَناجات، نعت اور مَنقبتیں سننے کی سعادت ملتی ہے، لہذا جب بھی کسی سے ملاقات ہو یا فون پر بات ہو، کسی تقریب میں جائیں، کہیں سنتوں بھرا بیان کرنے کی ترکیب ہو، ہر ایک کو مدنی چینل دیکھنے کی دعوت دیجئے کیوں کہ مدنی چینل دیکھنے کی دعوت دینا بھی نیکی کی دعوت دینے کا ذریعہ ہے۔ اللہ کرے کہ ہم خود بھی مدنی چینل دیکھیں اور گھر والوں کو بھی مدنی چینل دیکھنے کا ذہن دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔<sup>(۱)</sup>

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

## بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں ☆ سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۷۸، ۷۹) ☆ چار زانو (یعنی پانچ مارکر) بیٹھنا بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کے محبوب، دانائے غیوب ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۳۳۸/۲) حدیث (۲۸۲۱) ☆ قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۹۹) ☆ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۳۶۹/۲۲۳) ☆ جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (جامع الصغیر، الحدیث ۵۵۳، ص ۴۰) ☆ مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعائیں بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گا اور جو اسلامی بھائی مجلس خیر و مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعایہ ہے: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“ ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، الحدیث: ۴۸۵۷، ۴۸۵۷/۴) ☆ جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

☆ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال (خوش آمدید کہنا) جائز بلکہ سنت صحابہ ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۷۰، جملہ منقول از سنتیں اور آداب، ص ۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کُتب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دور سالے ”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“ ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَاءَ اللہ! آئندہ ہفتے کے بیان کا موضوع ہو گا ”امام مالک کا عشقِ رسول“، جس میں ہم عالمِ مدینہ حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مختصر تعارف، آپ کی دینی خدمات اور آپ کے متعلق فرامینِ رسول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، شہرِ مدینہ، خاکِ مدینہ اور حدیثِ پاک کے ادب و تعظیم کے بارے میں آپ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات بھی بیان ہوں گے، امام مالک کتنے بڑے عبادت گزار تھے، تلاوتِ قرآن سے آپ کو کیسی مَجَبَّت تھی اور آپ کا اندازِ عبادت کس قدر ایمان افروز تھا، اس بارے میں علمائے کرام کے ارشادات بھی ہم سنیں گے۔ لہذا! آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ انفرادی کوشش کر کے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے:

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعا میں

### ﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ  
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاوِدِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ  
بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو  
پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْتُ کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی  
زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔<sup>(1)</sup>

### ﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ  
حضرت سَیِّدُنَا اَسْرَ وَضُو اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے  
فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس  
کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>(2)</sup>

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۲۵

### ﴿3﴾ رَحْمَت کے ستر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔<sup>(1)</sup>

### ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَدِّ مَائِ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَٰةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ  
حضرت اَحْمَد صَاوِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی بَعْض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو  
ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔<sup>(2)</sup>

### ﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ  
ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔<sup>(3)</sup>

### ﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہُ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبِ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷

۲... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۳۹

۳... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵



شافعِ اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔<sup>(1)</sup>

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَبَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سَیِّدُنَا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔<sup>(2)</sup>

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔<sup>(3)</sup>

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ  
(خداےِ حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَبَّد

۱... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

۲... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰

۳... تاریخ ابن عسکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۳۴۱۵